منگل 2- مارچ 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
213029
ایڈیٹر: عبد السمیع خان

منگل 2-مارچ 1999ء-13ذی قعدہ 1419ہجری-23 2-امان 1378ہش جلد 49-84 نمبر 48

کسی کی تحقیر نہ کرو

حضرت ابو ہزیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ بھائی دوسرے پر نہ ظلم کرتا ہے نہ اسے رسوا کرتا ہے۔ اور اسے حقیر نہیں جانتا۔ کسی انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کی تحقیر کرے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظن)

☆......☆......☆......☆

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ‘ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے‘ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں‘ ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آ کر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے‘ تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو‘ تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 174-175)

وصیت سے ایمانی ترقی

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔

(الفضل یکم ستمبر 1932ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مجلس موصیان

مجلس موصیان کا فرض ہو گا کہ وہ اس بات کا اہتمام وانتظام کرے کہ ناخواندہ موصیان کو قرآن کریم پڑھانے اور ناظرہ جاننے والوں کو ترجمہ پڑھانے اور اس کی تفسیر پڑھانے کے لئے منصوبہ بندی کر کے باقاعدہ کام کیا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کسی سے ہنسی اور تمسخر نہ کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ہنسی۔ تمسخر اور ٹھٹھے کی ابتداء ہمیشہ تکبر سے پیدا ہوتی ہے اور ان کا انجام بھی ہمیشہ منافقت اور تکبر ہی ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں جہاں خدا تعالیٰ نے لوگوں کے فتنہ اور فساد کے مٹانے کے لئے احکام بیان فرمائے ہیں وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی سے ہنسی اور تمسخر نہ کرو۔ کیونکہ اس سے انسان صرف اوروں کو ہی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ اس میں بھی تکبر اور نفاق پیدا ہو جاتا ہے اور یہ دونوں باتیں تمسخر اور ہنسی کا لازمی نتیجہ ہیں۔ جو کہ انسان کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں۔ دوسرے سے انسان اسی وقت تمسخر کرتا ہے جبکہ اسے حقیر اور اپنے سے کم درجہ پر سمجھتا ہے۔ ورنہ کوئی انسان یہ جرأت کبھی نہیں کر سکتا کہ اپنے سے معزز انسان کو بھی مخول کرے اس لئے جب کوئی مخول کرے گا تو اسی سے کرے گا جس کو وہ اپنے سے کمتر سمجھے گا۔ اور یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ جس سے کوئی تمسخر کرتا ہے اس کو اپنے سے چھوٹا سمجھتا ہے اور یہ اس کے تکبر اور خود پسندی کی علامت ہے۔ یا وہ انسان کسی سے تمسخر کرتا ہے جو صاف اور سیدھی بات کرنے کی جرأت نہیں رکھتا۔ جس کا انجام نفاق ہوتا ہے۔ لوگوں میں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ہنسی اور مخول کی عادت پھیلتی جاتی ہے لیکن جو انسان اس عادت بد کو نہیں چھوڑتا اسے بہت برا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے۔ جو انسان تمسخر کرتا ہے۔ گو ابتداء میں اس میں تکبر اور بڑائی نہ بھی ہو تو ہوتے ہوتے وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگ جاتا ہے یا اس میں سے حق گوئی کی جرأت ماری جاتی ہے اور اس میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کیوں کسی سے ہنسی اور مخول کرتے ہو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ خدا کے نزدیک کون بڑا اور کون چھوٹا ہے۔

تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لو۔ اور صداقت اور سنجیدگی میں ترقی کرو۔ تمسخر اور ہنسی کو چھوڑ دو۔ ایک مزاح ہوتا ہے (جس سے بگڑ کر مذاق بن گیا) وہ الگ بات ہے اس میں اور تمسخر میں بہت بڑا فرق ہے۔ تمسخر دوسرے کو ذلیل سمجھ کر اور اسے ذلیل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ لیکن مزاح میں کسی کی حقارت اور اس کا راز افشا کرنا مدنظر نہیں ہوتا۔ انسان کی طبیعت میں ہنسی اور رونا دونوں باتیں رکھی گئی ہیں۔ کبھی انسان ہنستا ہے اور کبھی روتا ہے۔ مزاح بھی ہنسی کا ایک طریق ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہنسی تو ہم بھی کر لیتے ہیں مگر اس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے پاس ایک بڑھیا آئی۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں کیا جنت میں جاؤں گی؟ آپ نے فرمایا۔ بڑھیا تو کوئی جنت میں نہیں جائے گی۔ وہ یہ سن کر رو پڑی۔ آپ نے فرمایا میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ دنیا میں جو بوڑھے ہیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ یہ تھا کہ جنت میں سارے جوان ہو کر جائیں گے۔

(خطبات جمعہ جلد اول ص 228‘229)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہمارا چاند قرآن ہے نمبر 12

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر4 حصہ نمبر1
ریکارڈشدہ 4- اگست 94ء

پتھر کی آگ

سورۃ البقرہ آیت نمبر25 وقودھا الناس والحجارۃ کا معنی ہے اس کا ایندھن لوگ بھی ہیں اور پتھر بھی۔ اب عربوں میں پتہ نہیں۔ پتھر کی آگ ہوا کرتی تھی یا نہیں مگر جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے۔ ایک دفعہ شوق سے پتہ کیا تھا۔ پتھر کی آگ کا کوئی سوال نہیں تھا۔ اس میں ایک نشان ہے۔ سب سے زیادہ خطرناک آگ جو ہے گرمی کے لحاظ سے وہ پتھر کی آگ ہوتی ہے۔ لکڑی کا کوئلہ اتنی آگ نہیں پیدا کر سکتا۔ تیل اتنی گرمی نہیں پیدا کر سکتا۔ مگر پتھر کی آگ جب پوری طرح بھڑک جائے۔ تو سب سے زیادہ گرم وہ آگ ہوتی ہے۔ اس لئے الناس والحجارۃ میں ایک تو اشارۃً بعد کے زمانہ کے لئے پیغام مل گیا۔ کہ بہت گرم آگ ہوگی۔ پتھر جل رہے ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ پتھر دل مراد ہیں "ناس" سے مراد عام لوگ ہیں۔ عام گناہ گار بھی ہوں گے۔ اور وہ لوگ بھی جن کے دل پتھر ہو چکے تھے۔ بعد میں اس کی تشریح فرمادی۔ کہ ہیں دونوں ہی انسان۔ چونکہ فرمایا اعدت للکافرین۔ پتھر تو کافر نہیں ہوا کرتے اس لئے ناس سے مراد عامۃ الناس اور پتھر سے مرادان کے سخت دل سردار ہیں جو پوری طرح پتھر دل ہو چکے ہیں۔ بے رحم سنگلاخ ہو گئے۔ ان میں کوئی نیکی کا بیج نہیں اُگ سکتا۔ اور ہیں یہ سارے انسان ہی۔

ایمان اور عمل صالح

سورۃ البقرہ آیت 26 قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ نیک اعمال کا ذکر باندھ دیا ہے۔ کیونکہ خالی ایمان جس کے بعد نیک اعمال پیدا نہ ہوں۔ فائدہ نہیں دیتا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ سچا نہیں ہوتا۔ اگر ایمان سچا ہو تو نیک اعمال اس کا طبعی نتیجہ ہیں۔ دنیا کو ایمان نظر نہیں آتا۔ نیک اعمال نظر آجاتے ہیں۔ تو اس لئے نیک اعمال کی شرط ساتھ ڈالی ہوتی ہے۔ ہر جگہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس مضمون کو خوب کھولا ہے۔ فرماتے ہیں۔ اگر تمہیں یقین ہو کہ اس بل میں سانپ بیٹھا ہوا ہے۔ اور منہ تمہاری طرف ہے۔ باہر کی طرف تو تم انگلی نہیں ڈالو گے۔ یہ یقین کا حال ہے تو ایمان کے ساتھ اگر پتہ ہو کہ یہ چیز فائدہ بخش ہے۔ خدا نے فرمایا ہے اس لئے نہیں بلکہ پورا یقین ہے۔ کہ ہاں فائدہ والی ہے۔ اور اپنے فائدے والی چیز کون چھوڑتا ہے۔ اور اگر پورا یقین ہو کہ کوئی چیز نقصان رساں ہے تو پھر اس سے بچتا ہے۔ تو اس لئے ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ذکر اس کی علامت کے طور پر اس کے سچا ہونے کی نشانی کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

مچھر کی مثال

البقرہ آیت 27 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مچھر سے نہیں شرماتا عام آدمی تو شرما جاتا ہے۔ چھوٹی بات کرکے۔ اللہ نے تو انسان کو اخلاق سکھائے ہیں۔ وہ کیوں کہتا ہے کہ میں نہیں شرماتا۔ اس لئے کہ اللہ فرما رہا ہے۔ کہ چھوٹے سے چھوٹے جانور کو بھی اللہ تعالیٰ نے اتنے کمالات عطا کئے ہیں۔ تم بیوقوف ہو جو ان کو چھوٹا سمجھ رہے ہو۔ فما فوقھا۔ اس سے بھی آگے نکلتے چلے جاؤ۔ حیرت انگیز کمالات ان چھوٹی چھوٹی مخلوقات میں دکھائی دیں گے۔ شرمانے کی وجہ نہیں ہے۔ یہ مراد ہے اللہ نہیں شرماتا۔ ترجمہ یہ کرنا چاہیے۔ کہ اللہ شرمانے کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ اس آیت نے ایک دفعہ مجھے مچھر کی تحقیق پر لگا دیا۔ اور میں نے جو سائنسدان تھے انہیں بھی کہا مجھے بتائیں مچھر کے متعلق۔ اور جو رسائل آتے تھے۔ ان میں غور سے دیکھنا شروع کیا۔ تو خوش قسمتی سے ایک امریکن سائنٹیفک رسالے میں مچھر کا ذکر ملا۔ کہ عقل دنگ ہو کر رہ جاتی ہے اور دہریوں کے خلاف مچھر سے بڑی گواہی مشکل سے ہی ملے گی۔ جس کو وہ سب سے زیادہ ذلیل چیز سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حق میں حیرت انگیز گواہی ہے کہ یہ جانور Evolution سے پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ نہایت اعلیٰ کاریگری آغاز ہی سے اس کے اندر داخل کی گئی ہے۔ اس کا سسٹم اس کی ڈبل ٹیوب انجکشن کی اور وہ مادہ جو خون کو پگھلا دیتا ہے۔ اس کو عطا ہوئے ہوتے ہیں۔ تاکہ Suck کرنے میں آسانی ہو۔ آپ نے دیکھا بھی خون کا جو ڈاکٹر نمونہ لیتے ہیں۔ اس میں ایک چیز ڈالتے ہیں پھر ہلا دیتے ہیں۔ اس لئے کہ Clot نہ کر جائے پھر Anti Clot مادہ بھی مچھر کو عطا ہوا ہے۔ جب یہ انجکٹ کرتا ہے۔ تو پہلے تھوڑا سا ہے۔ وہ مادہ تھوڑا سا۔ اور پھر جب وہ Suck کرتا ہے تو اس مادہ سے مل کر وہ Clot نہیں کرتا۔ اور چوسنے کے لئے اندر ٹیوب ہے۔ جس کو حفاظت سے رکھا ہوا ہے۔ ایک بیرونی ٹیوب ہے۔ پھر اس کا سسٹم ہے اور سسٹم بہت نفیس اور حیرت انگیز ہے پھر ناک کی حس خوشبو سونگھنے کی بہت تیز ہے اس کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ یہ بچے کا خون ہے۔ یہاں بچہ سویا ہوا ہے۔

یہاں بوڑھا سویا ہوا ہے۔ کیونکہ خون جب نرم جلد میں ہو۔ اور گلابی سا بچے کا جسم۔ نرم و نازک پیاری سی جلد۔ آپ کو تو خون کی بو نہیں آتی ماں کو بھی نہیں آتی۔ مچھر کو آجاتی ہے۔ چنانچہ اگر بچہ سویا ہوا ہو۔ اور ساتھ موٹی جلد کا بڑا آدمی تو اس کو نہیں کاٹے گا۔ بچے کو کاٹے گا۔ کیونکہ اس کو یہ پتہ ہے کہ نزدیک خون کہاں مل رہا ہے گھپ اندھیرا ہو۔ اور بچہ عام لوگوں میں شامل ہو تو وہاں پہنچے گا۔ جہاں اس کو جلدی تازہ خون مل جائے۔ پھر آواز ٹکرا کر جو واپس آتی ہے۔ اس سے فاصلے کا اندازہ کرتا ہے اندھیرے میں ہی اور Exact عین نشانے پر پہنچ کر سرنج داخل کرتا ہے۔ جو اندر خون کو پتلا کر دیتی ہے۔ پھر یہ نہایت باریک سرنج اس کے اندر سے نیچے اتارتا ہے۔ اور پتلا ہوا خون چوس لیتا ہے۔ اس کے بیان سے کون شرما سکتا ہے۔ وہ بہت بیوقوف ہو گا جو یہ تحقیق کرنے پر شرمائے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے۔ میں شرمانے کی وجہ نہیں پاتا۔ جس کو تمہاری بیوقوف آنکھیں قابل شرم چیز سمجھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں کوئی بھی شرمانے کی وجہ نہیں پاتا۔ اور مچھر کے متعلق تو بہت سی دلچسپ باتیں ہیں۔ تفصیل کا وقت نہیں پھر بھی تفصیل بتاؤں گا۔ کبھی آپ ساری پڑھیں یا سنیں۔ تو دنگ رہ جائیں گے۔ دنگ سے آگے بات نکل جاتی ہے۔ جتنا کوئی مرضی زور لگائے مچھر سے بچ نہیں سکتا۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ لوگ مسہریاں لگاتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں۔ کہ کسی طرح مچھر کے قابو نہ آئیں۔ پھر بھی کسی طریقہ سے پہنچ جاتا ہے دروازے کے باہر روشنی میں انتظار کرتا رہتا ہے۔ کینیڈا میں میں نے کئی دفعہ بتی بجھائی۔ مگر لوگ غلطی سے جلا دیتے تھے۔ دروازے کے اوپر کی بتی وہاں انتظار کرتا ہے۔ کھل کر گھومتا نظر آتا ہے۔ کوئی صورت نہیں سوائے ایک صورت کے۔ ایک آدمی نے ایک دفعہ کارٹون بنایا تھا۔ اس میں بتایا تھا۔ کہ مچھر سے بچنے کا علاج کیا ہے۔ اس نے بہت احتیاط سے مسہری لگائی۔ اور دیکھ لیا کہ اس کے اندر کوئی نہیں جا سکتا۔ اور پھر خود چارپائی کے نیچے آکر لیٹ گیا۔ تو ایسی ہوشیار چیز کے متعلق یہ کہنا کہ شرماتا نہیں بالکل درست ہے وجہ کوئی نہیں شرمانے کی۔ فخر کی وجہ ہے۔ فما فوقھا کا مطلب ہے۔ صرف مچھر ہی نہیں اور بھی اس سے بہت چھوٹی چھوٹی مخلوقات ہیں۔ جتنا تم ان پر غور کرو گے۔ تمہیں حیرت انگیز نظام نظر آئے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی صناعی کے عظیم کارنامے دکھائی دیں گے۔ فرمایا ماذا اراد اللہ بھذا مثلا۔ اب پتہ چلا کہ ایسے مچھر سے بیوقوف لوگ ہی گمراہ ہوں گے۔ جو جاہل ہیں اور جن میں کوئی شعور ہو۔ جن کے دل پاک ہوں۔ وہ اس سے گمراہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کے اندر تجسس پیدا ہوگا وہ غور کریں گے کہ کیا قصہ ہے۔

عزائم

شوق کی مشعل ہاتھ میں لیکر محفل محفل دیکھیں گے
جادہ جادہ رقص کریں گے محمل محمل دیکھیں گے

لاکھ چھپائیں پردوں میں وہ رعنائی کے رازوں کو
عارض عارض کھوجیں گے ہم کاکل کاکل دیکھیں گے

کوئی بیٹھے یا نہ بیٹھے کشتی اپنی رَو میں ہے
دریاؤں کو چیریں گے ہم ساحل ساحل دیکھیں گے

آہوں میں پرواز کریں گے گردوں کی پہناؤں تک
الفت کے میدان میں ہر اک مشکل مشکل دیکھیں گے

جل مرنے کی ٹھان کے ہم بھی طوف کریں گے شعلوں کا
پروانوں کے بھیس میں آکر مشعل مشعل دیکھیں گے

چھپنے والے آخر تجھ کو پا کے رہیں گے دنیا میں
صحرا صحرا چھانیں گے ہم منزل منزل دیکھیں گے

مصلح الدین راجیکی

روزنامہ الفضل ربوہ ۔ پبلشر آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

تعارف کتب حضرت مصلح موعود

احمد طاہر مرزا صاحب

تحفۃ الملوک

تحفۃ الملوک حضرت مصلح موعود کے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلی تصنیف ہے جو ایک رؤیا کی بناء پر تالیف فرمائی۔ یہ کتاب ایک مکتوب کی شکل میں 4۔ جون 1914ء کو تالیف فرمائی اور برصغیر کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدر آباد دکن کے والی مکرم میر عثمان علی خان کی خدمت میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب' حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب' حضرت حافظ روشن علی صاحب اور حضرت حکیم محمد حسین صاحب کے ذریعہ پیش کی گئی۔73 صفحات پر مشتمل یہ کتاب فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے بسلسلہ کتب "انوار العلوم" کی دوم جلد میں پانچویں نمبر پر (79 تا 153) شامل ہے۔

اس کتاب میں آپ نے دین کی موجودہ حالت غیر مسلموں کی حد درجہ ترقی' دینی تعلیمات سے غفلت اور دوری۔ آپس میں افتراق و اختلاف اور نفاق' کے حالات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اور دین کی حقیقت اور تعلیم کی معرفت کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود کا پیغام آپ کے دعاوی آپ کے نظریات نیز دین کی ترقی کے لئے امام و مجدد کی ضرورت اور مجدد کے عظیم الشان کارناموں سے آگاہ کیا ہے۔

اس کے علاوہ احیائے دین کے کلیدی موضوعات جیسے امام مہدی' مجدد وغیرہ موضوعات پر سیر حاصل بحث شامل ہے۔ خلاصہ مضامین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے الفاظ میں پیش ہے۔

دین سے مذاہب باطلہ کا طلسم ٹوٹا

"(دین) سے پہلے سینکڑوں نہیں ہزاروں مذہب موجود تھے لیکن اس کامل مذہب کے ظاہر ہوتے ہی مذاہب باطلہ کا طلسم ٹوٹ گیا اور سب مذاہب اس کے سامنے اس طرح ماند پڑ گئے جس طرح سورج کے سامنے ستارہ یا برقی لیمپ کے سامنے پرانا دیسی چراغ نہ تو وہ مذاہب (دین) کا مقابلہ کر سکے جو فلسفہ اور حکمت کے زور سے دنیا پر فتح پا رہے تھے اور (دین) کی سادگی ان پر غالب آگئی اور نہ وہ مذاہب کچھ کر سکے جو باریک استعاروں اور لطیف تشبیہوں کی مدد سے لوگوں کے دلوں کو مسخ کر رہے تھے نہ وہ مذاہب کچھ کر سکے جو زبردست سلطنتوں کی مدد سے دنیا میں ترقی کر رہے تھے نہ ان مذاہب کو کوئی کامیابی ہو سکی جو عیش و عشرت کے دروازے کھول کر لوگوں کو اباحت کی تعلیم دے رہے تھے ہر ایک لالچ ہر ایک نمائش ہر ایک آزادی ہر ایک ملمع سازی (دین) کے سیدھے سادے مذہب کے مقابلہ میں شکست پا گئی اور (دین) دنیا پر غالب آگیا۔ ظاہری اور باطنی دونوں طریق سے (دین) فاتح ہوا۔" (85)

دین کی ترقی اور تنزل کا راز

"جس طرح (دین) کی ترقی کو معمولی علل و اسباب کا نتیجہ ظاہر کرنا واقعات سے منہ موڑنا ہے اسی طرح (دین) کے تنزل کو عام تنزل کے اسباب کے ماتحت کرنا بھی ایک ظلم ہے مختلف ممالک اور مختلف اقوام کی حکومتوں کا جو ایک خاص مذہب سے تعلق رکھتی ہیں نہایت قلیل مدت میں تباہ ہو جانا ضروری معنی خیز ہے اور لازمی طور پر ایک چشم بصیرت رکھنے والے کو اس طرف متوجہ کر دیتا ہے کہ اس کا کوئی خاص سبب ہے اور وہ سبب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ جس طرح (دین) نے اللہ کی تائید اور مدد سے خارق عادت ترقی کی تھی۔ اسی طرح (دین) کے پیروکاروں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے خارق عادت تنزل کا منہ دیکھا" (87)

یہی مذہب دینی اور دنیوی ترقیات کی طرف انسان کو متوجہ کرتا ہے

"اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ (دین) ایک کامل مذہب ہے اور اپنے کامل ہونے کی وجہ سے انسان کو کسی ایسے ضروری امر سے جو انسان کی ترقی میں کسی راہ سے بھی ممد ہو نہیں روکتا اور جہاں دینی ترقیوں کی طرف انسان کو متوجہ کرتا ہے وہاں دنیاوی ترقیات کے حصول کی بھی ترغیب دیتا ہے اور تمام انسانوں کو معزز اور مکرم ہونے کی تاکید کرتا ہے کوئی علم مفید نہیں جس کے سیکھنے سے (دین) مانع ہو بلکہ علوم مفیدہ کے حصول کے لئے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں (-) بار بار تاکید کی گئی ہے اسی طرح تجارت اور صنعت و حرفت کی ترقیوں سے بھی بجائے منع کرنے کے (دین) اس طرف متوجہ کیا ہے۔

(دین) اس عقیدہ کا سخت دشمن ہے کہ دولت مند خدا کی بادشاہی میں نہیں داخل ہو سکتے اور یہ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گذرنا بہت آسان ہے اس سے کہ کوئی دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو بلکہ (دین) تو غریب اور امیر کا مذہب ہے" (92-93)

دین کے معانی

پس (دین) کسی اور ہی چیز کا نام ہے اور وہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اس کے احکام کی پوری پوری اتباع اور رب العالمین خدا سے انسان کے تعلق کا مضبوط کرنا اور یہی غرض ہے جس کے پورا کرنے کی طرف آنحضرت ﷺ ساری عمر متوجہ رہے" (94)

دین کے دشمن مذاہب

"دین کے بہت سے دشمن ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ ہر ایک مذہب (دین حق) کا دشمن ہے کیونکہ (دین حق) اپنے اندر صداقت رکھتا ہے اور دوسرے مذاہب اس بات سے خوب واقف ہیں کہ اگر کوئی مذہب اپنی ذاتی خوبصورتی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے تو وہ (دین) ہی ہے۔ اس لئے وہ آپس میں ایک دوسرے سے نہیں ڈرتے مگر (دین) سے سب خائف ہیں اسی لئے (دین) کے مقابلہ میں سب اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اسی کی طرف ایک مخبر صادق نے اشارہ فرمایا ہے الکفر ملۃ واحدۃ یعنی (دین) کے مقابلہ میں سب مذاہب ایک ہو جاتے ہیں" (104)

دین حق کی دوسرے مذاہب پر فوقیت

"قرآن کریم کی زبان کو بھی اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے ورنہ اس وقت کوئی پرانا مذہب نہیں جس کی الٰہی کتاب کی زبان اس وقت دنیا میں بولی جاتی ہو۔ سنسکرت' پہلوی' عبرانی تینوں زبانوں میں اس وقت دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی کتابیں موجود ہیں لیکن یہ تینوں زبانیں مر چکی ہیں۔ صرف قرآن کریم کی زبان ہی باوجود نہایت قدیم ہونے کے اب تک بولی جاتی ہے۔ اور جب سے قرآن کریم نازل ہوا ہے بجائے کم ہونے کے اور زیادہ پھیل گئی ہے اور پہلے صرف عرب میں بولی جاتی تھی مگر اب مصر' شام' طرابلس' الجزائر' مراکش' بربر وغیرہ علاقوں میں بھی عربی ہی بولی جاتی ہے۔ کروڑوں آدمی اس زبان کے سمجھنے والے ہیں ہزاروں لاکھوں حفاظ اور لاکھوں نسخوں سے جو دنیا کے ہر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں اس کی حفاظت کی گئی اور اب تک خدائے تعالیٰ کا وعدہ بڑے زور سے پورا ہو رہا ہے۔ پس ضرور ہے کہ قرآن کریم جس غرض کے لئے آیا ہے اسے پورا کرنے والی ایک جماعت ہمیشہ موجود ہو اور جب بھی لوگ اس سے غافل ہوں فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا شخص بھیجا جائے جو معلم بن کر لوگوں کو اصل حقیقت سے آگاہ کرے اور سچے راستے پر لائے۔...... یہی وہ فوقیت ہے جو (دین) کو دوسرے مذاہب پر حاصل ہے" (108-109)

(دین) کا دعویٰ صداقت اور عملی ثبوت

"...... دنیا کے کل مذاہب اس وقت اپنی اپنی صداقت کا دعویٰ پیش کر رہے ہیں اور ہر ایک یہ کہہ رہا ہے کہ پدرم سلطان بود۔ ہمارا مذہب سچا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمارے آباء و اجداد کے ساتھ خدا نے کلام کیا تھا لیکن (دین) یہ دعویٰ نہیں کرتا بلکہ یہ دعویٰ کرتا ہے جو لوگ مجھ پر پورے طور سے عامل ہوتے ہیں ان کو میں اپنے صداقت کے زندہ ثبوت دیتا ہوں۔ اور (دین) کے پیرو کو کتابوں میں قصے پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ خود ہی اپنے مشاہدہ سے (دین) کی صداقت معلوم کر سکتا ہے" (109)

زمانے کی ضرورت

"پس یہ زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے (-) اور اگر یہ بات فرض کر لی جائے کہ اس صدی کے سر پر کوئی مجدد نہیں آیا تو دشمنان (دین) کے لئے دین پر ہنسی کرنے کا ایک نادر موقعہ بہم پہنچا ہے کیونکہ اس وقت علوم جدیدہ کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کے خیالات دہریت کی طرف مائل ہیں...... پس اس صدی کا ایسے شخص سے خالی جانا گویا دشمن دین کے لئے ایک بڑی خوشی کا مقام ہو گا۔ کیونکہ ان کے دعوے کا ثبوت بھی مل جائے گا کہ دیکھو ہم نہ کہتے تھے کہ الہام اور تعلق باللہ سب ڈھکوسلا ہے...... غرض کہ اگر یہ صدی مجدد سے خالی جائے تو نہ صرف اللہ تعالیٰ پر وعدہ خلافی کا الزام آتا ہے بلکہ (-) رہی سہی طاقت بھی زائل ہوتی ہے" (115)

پیشگوئیاں تعبیر طلب ہیں

"مسیح اور دجال کے متعلق جس قدر اخبار ہیں وہ سب بطور پیشگوئیوں کے ہیں اور اخبار غیبیہ ہمیشہ تعبیر طلب ہوتی ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ میں کڑے سونے کے دیکھے لیکن اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ دو مدعیان کاذب خروج کریں گے اب جو شخص زور دے کہ میں تو اس تعبیر کو نہیں مانتا وہ غلطی کرتا ہے پس مسیح موعود اور دجال کی نسبت جس قدر اخبار ہیں محتاج تعبیر ہیں اور اپنے وقت پر ظاہر ہو کر ہی ان کی صداقت کا پتہ لگ سکتا ہے...... ہر ایک شخص جو ذرا بھی تدبر کرے سمجھ سکتا ہے کہ دجال سے مراد درحقیقت پادری لوگ ہی ہیں جو مسیح کی خدائی منواتے پھر رہے ہیں اور ان کے مارنے سے مراد ان کے مکائد کا دفعیہ ہے چنانچہ حدیث یکسر الصلیب بھی اس بات پر شاہد ہے کہ مسیح موعود مسیحی دین کو دلائل و براہین سے ایسا رد کرے گا کہ آخر صلیب ٹوٹ جائے گی (-) اور مسیحیت کا زور ٹوٹ جائے گا" (128)

حضرت مسیح موعود کے نشانات

"اول تو میں آپ کا نہایت زبردست علمی معجزہ بیان کرتا ہوں (-) اور وہ آپ کی بے نظیر عربی کتب ہیں جن کے ساتھ آپ بارہا اعلان کرتے رہے ہیں کہ مصر و شام و عرب کے علماء بھی اگر مل کر ان کی نظیر لانا چاہیں گے تو نہ لا سکیں گے اور بعض کتب کے ساتھ آپ نے انعام بھی مقرر کیا ہے...... لیکن تعجب ہے کہ باوجود اس قدر عداوت کے جو علماء کو آپ سے تھی اور ہے

اس وقت تک کسی شخص کو آپ کی عربی کتب کے مقابلہ کی جرات نہیں اور جبکہ ایک شخص نے کوشش کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پیشتر اس کے کہ اس کی کتاب ختم ہو کر طبع ہوتی اس دنیا سے اٹھالیا اور اس طرح اپنے مامور کی صداقت کو ثابت کر دیا...... (129-130)

دوسرا نشان لمبی عمر

"اس کے علاوہ ایک اور نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے اور وہ اپنے الہامات شائع کرنے کے بعد قریبا پچیس چھبیس سال زندگی کا عطا ہونا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ (الحاقہ 40 تا 71) یعنی اگر یہ شخص ہم پر افتراء کرتا اور اپنی طرف سے الہام بنا کر سناتا تو ہم اس کی رگ گردن کاٹ دیتے اب ہم اس معیار کے مطابق آپ کے دعوے کو پرکھتے ہیں تو آپ کو براہین احمدیہ اپنی پہلی تصنیف کے شائع کرنے کے بعد ستائیس سال تک زندگی عطا ہوئی حالانکہ آپ نے اس کتاب میں اپنے الہامات نہایت زور اور تحدی کے ساتھ شائع فرمائے تھے پس اگر آپ مفتری ہوتے تو ضرور تھا کہ کم سے کم تیئس (23) سال میں آپ ضرور ہلاک ہو جاتے" (131)

ایک اور عظیم الشان نشان

"اس کے بعد ایک اور عظیم الشان نشان کی طرف جناب کی توجہ کو منعطف کراتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا ہے (-) یعنی (دین) کو دوسرے مذاہب پر غالب کرنا۔

مسیح کا اصل کام (دین) کو مضبوط کرنا اور اسے دوسرے ادیان پر غالب کرنا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کام مسیح موعود کے ہاتھ سے پورا ہوا ہے یا نہیں۔ اگر پورا ہو گیا ہے تو آپ وہی مسیح موعود ہیں اور اگر پورا نہیں ہوا تو ہمیں کسی اور مسیح کی انتظار کرنی چاہئے.......اس امر کو بیان کر دینے کے بعد میں ایک مثال بتاتا ہوں کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو طاقت عطا فرمائی کہ آپ نے (دین) کو سب ادیان پر غالب کرکے دکھا دیا۔

لاہور...... میں ایک عظیم الشان جلسہ۔ قرار پایا تھا کہ اس میں سب مذاہب کے پیرو حاضر ہو کر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ چنانچہ سب مذاہب کے قائم مقام اس جگہ جمع ہوئے اور ہر ایک مذہب کے قائم مقام نے اپنے مذہب کو برتر ثابت کرنے کی کوشش کی.....اس موقعہ پر جہاں (دین) کی طرف سے چند اور لوگوں نے اپنے اپنے مضامین پیش کئے حضرت مسیح موعود نے بھی اپنا ایک مضمون ارسال کیا...... آپ کا مضمون پڑھا گیا لیکن چونکہ وقت تھوڑا تھا ختم نہ ہو سکا...... آخر منتظمین جلسہ نے فیصلہ کیا کہ آپ کے مضمون کے لئے ایک اور موقع دیا جائے۔ مضمون ختم ہونے پر دوست دشمن سب نے اقرار کیا کہ وہ مضمون سب مضامین پر بالا رہا اور منتظمین جلسہ نے اس خوف سے کہ اس طرح اشاعت (دین) نہ ہو آئندہ اس قسم کے جلسے بند کر دیئے۔ اس مضمون کو انگریزی میں ترجمہ کرکے شائع کیا گیا اور ولایت کے اخبارات نے بھی اس پر حیرت کا اظہار کیا......

یہ ایک ایسا بے نظیر معجزہ ہے جس کی تائید مخالفین (-) نے بھی کی ہے۔"

(134)

"غرض کہ حضرت مسیح موعود نے تمام مذاہب پر متفقہ طور سے اور فرداً فرداً اس رنگ میں حجت قائم کی ہے اب ان میں سے کوئی بھی (دین) کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا اور حقیقی معنوں میں (دین) کو دوسرے ادیان پر غلبہ حاصل ہو چکا ہے۔"

(138)

آپ نے ایک زبردست جماعت قائم کر دی

"مسیح موعود کی اندرونی اصلاح کا کام یہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جماعت قائم کر دی ہے جو تقویٰ اور طہارت میں ایک نمونہ ہے اور دشمن بھی اس کے معترف ہیں کہ جہاں کوئی شخص احمدی ہوتا ہے اس کا رنگ ہی بدل جاتا ہے اور اس کے اندر ایسی اصلاح پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کی پہلی زندگی کا اگر نئی زندگی سے مقابلہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے"

(139)

محترم ملک منور احمد صاحب جاوید۔ نائب ناظر ضیافت

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

بکھری ہوئی چند یادیں

کام میں تعاون

1953ء میں ایک مرتبہ آپ قائم مقام وزیر اعظم کی حیثیت سے لاہور تشریف لائے۔ اپنی کوٹھی 93- خورشید عالم روڈ پر قیام تھا۔ یہ خاکسار ان دنوں صدر بازار لاہور چھاؤنی میں رہائش پذیر تھا۔ جمعرات کی رات صدر جماعت احمدیہ نے مجھے ہدایت دی کہ صبح خطبہ جمعہ حضرت چوہدری صاحب نے اپنی کوٹھی پر دینا ہے۔ آپ کرایہ پر دریاں لیکر وہاں جائیں اور بچھوادیں۔ یہ عاجز جمعہ کے دن ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر اپنے سائیکل پر چند دریاں لے کر کوٹھی پہنچ گیا۔ گیٹ پر پولیس کا سخت پہرہ تھا۔ آنے کی وجہ بیان کی۔ انچارج گارڈ نے کہا کہ چوہدری صاحب تو ڈاکٹر کی طرف گئے ہیں۔ شاید دیر سے ہی آئیں۔ تاہم خاکسار گیٹ پر ہی کھڑا رہا۔ نصف گھنٹہ کے بعد چوہدری صاحب کار میں آئے۔ ایک نظر مجھ پر ڈالی اور اندر چلے گئے۔ چند منٹ بعد گیٹ پر پیدل ہی تشریف لائے۔ مجھے فرمایا کہ جمعہ کے لئے دریاں لائے ہو۔ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اندر آجاؤ۔ اندر پہنچ کر ایک ہال کمرے میں لے گئے اور ہدایت فرمائی کہ یہاں دریاں بچھوادیں اور اندر چلے گئے۔ خاکسار دریاں بچھانے لگا۔ آپ دوبارہ کمرے میں تشریف لائے اور فرمایا آئیں میں آپ کے ساتھ مل کر دریاں بچھوادوں۔ عرض کیا کہ رہنے دیں میں خود ہی یہ کام کرلوں گا۔ فرمایا نہیں آپ اکیلے ہیں میں آپ کے ساتھ مل کر یہ بوجھ اٹھاتا ہوں۔ اور سارے کمرے میں خاکسار کے ساتھ مل کر دریاں بچھوانے میں پوری طرح معاونت فرمائی اور پھر اندر تشریف لے گئے۔

اتباع سنت

1960ء میں آپ چند روز کے لئے راولپنڈی تشریف لائے۔ خاکسار دو ماہ کی رخصت پر ان دنوں اپنے والدین کے پاس راولپنڈی گیا ہوا تھا۔ ایک دن نماز مغرب کے وقت خاکسار مکرم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم امیر جماعت راولپنڈی کے پاس بیٹھا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ آج ایک جماعتی وفد ان کی قیادت میں نماز فجر کے بعد حضرت چوہدری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد کے ایک ممبر نے کہا کہ آج رات تین چار بجے بارش ہوئی تھی جس سے موسم کافی خوشگوار ہو گیا ہے۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ بارش رات ٹھیک تین بجکر پینتیس منٹ پر ہوئی تھی۔ چونکہ موسم کی پہلی بارش تھی اس لئے میں نے باہر نکل کر کوشش کے ساتھ اپنی زبان پر چند قطرے لئے

کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت تھی کہ آپؐ پہلی بارش کے قطرے ضرور اپنی زبان پر لیا کرتے تھے۔

تقویٰ کا نمونہ

حضرت چوہدری صاحب آخر 1974ء میں لاہور تشریف لائے اور چند ماہ اپنی کوٹھی پر قیام کیا۔ پھر 1975ء میں واپس لنڈن تشریف لے گئے۔ اس وقت خاکسار مجلس خدام الاحمدیہ ضلع و علاقہ لاہور کا قائد تھا۔ انہی ایام میں عید پر ایک بڑی سرکاری شخصیت کی طرف سے آپ کی خدمت میں عید کارڈ آیا۔ آپ نے حسب ذیل مفہوم کے مضمون کے خط کے ساتھ وہ عید کارڈ مع ان کا لفافہ واپس بھجوادیا۔

"اس وقت میری کوئی بھی سرکاری حیثیت نہیں آپ نے مجھے اپنے ذاتی تعلق کی بناء پر عید کارڈ بھجوایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء مگر ذاتی حیثیت سے سرکاری ٹکٹ (Service Stamps) تو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ پرائیویٹ سٹمپس لگا کر عید کارڈ مجھے بھجواتے۔ عید کارڈ واپس ارسال خدمت ہے"۔

نماز یاد کروائی

ایک دن خاکسار سے فرمایا کہ آپ لاہور کے قائد ہیں۔ آپ میری کوٹھی میں نماز عصر کے بعد نوجوانوں کی ایک کلاس کا انتظام کریں۔ میں سادہ نماز صحیح تلفظ کے ساتھ ان کو یاد کروانا چاہتا ہوں۔ ان کی اس ہدایت پر خاکسار کو کچھ حیرانی بھی ہوئی اور خیال آیا کہ کلاس لینی ہے تو حضرت چوہدری صاحب کوئی علمی بات بیان کریں۔ نماز تو سب کو ہی آتی ہوگی۔ تاہم چند دن کے بعد کلاس شروع ہوئی تو پہلے دن ہی ان کے ارشاد کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا۔ آپ نے بڑی ہی محبت اور محنت کے ساتھ آنے والے نوجوانوں کو نماز سادہ یاد کروائی۔ ان کی کلاس کے پہلے ہی روز مجھے ذاتی طور پر بھی احساس ہو گیا کہ ہم سب نوجوانوں کی نماز سادہ کے تلفظ میں بے شمار غلطیاں تھیں۔ خود میرے اندر بھی یہ کمی تھی۔ تاہم آپ کے ساتھ دہرائی ہوئی نماز آج بھی بفضلہ تعالیٰ صحیح تلفظ کے ساتھ یاد ہے۔

قیام نماز

اپنے اسی قیام کے دوران حضرت چوہدری صاحب بڑی باقاعدگی سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے دارالذکر تشریف لاتے تھے۔ اگر صحت کی کمزوری اجازت نہ دیتی تو محترم امیر صاحب کے ذریعہ اپنی کوٹھی پر ہی نماز جمعہ کا انتظام کروا لیتے۔ تاہم کسی بھی حالت میں نماز جمعہ کا ناغہ نہیں ہونے دیا۔

ذکر الٰہی میں مشغولیت

ایک بات خاص طور پر خاکسار نے نوٹ کی۔ آپ جب بھی دارالذکر میں تشریف لاتے تو پہلی صف میں بائیں جانب رکھی ہوئی کرسی پر قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جاتے اور کبھی بھی کسی بھی حالت میں اور کسی بھی وقت نہ دائیں دیکھتے نہ بائیں اور نہ ہی کبھی پیچھے دیکھتے بلکہ قبلہ رخ ہو کر بیٹھے رہتے۔ کسی سے بات نہ کرتے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور اسی حالت سے مکمل فراغت کے بعد اٹھتے اور گھر تشریف لے جاتے۔

وقت کی پابندی

حضرت چوہدری صاحب وقت کی پابندی کا بڑا گہرا احساس رکھتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ خدام کے اجلاس سے خطاب فرمائیں اجلاس صبح 9 بجے شروع ہوگا۔ فرمایا۔ آپ کو پتہ ہے کہ 9 کتنے بجے بجتے ہیں۔ عرض کیا کہ 9 تو 9 بجے ہی ہوتے ہیں۔ فرمایا نہیں۔ 9 بجتے ہیں 8 بجکر 59 منٹ اور 60 سیکنڈ پر۔ پھر مسکرا کر تشریف لے گئے اور عین وقت پر اجلاس میں تشریف لے آئے۔

★......★......★......★

الفضل خود خرید کر پڑھئے

ممالک عالم

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

ماضی کا گولڈ کوسٹ آج کا غانا

غانا کو آزادی حاصل ہونے سے قبل یورپی تاجروں نے گولڈ کوسٹ کا نام دیا تھا کیونکہ یورپی باشندوں نے یہاں کثرت سے سونا پایا اور وہ سونے کی تجارت کے ساتھ انسانوں کی تجارت بھی کیا کرتے تھے۔ ان گنت افریقی باشندے یہاں سے غلام بنا کر امریکہ میں کام کے لئے بھیجے جاتے تھے اس طرح یہ علاقہ سونے کی تجارت کے ساتھ ساتھ انسانی جانوں کی تجارت کا مرکز بھی بن گیا۔

محل وقوع

غانا مغربی افریقہ کے جنوبی ساحل پر واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ 92098 مربع میل ہے۔ اس کے ہمسایہ ممالک میں مغرب کی طرف آئیوری کوسٹ، شمال میں برکینا فاسو اور مشرق میں ٹوگو کا ملک واقع ہے۔ غانا کا دارالحکومت اکرا ہے جس کی آبادی تقریباً 17 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ غانا کی سرزمین کسی جگہ سے بھی ہزار میٹر سے زیادہ بلند نہیں ہے۔ سب سے اونچا مقام 884 میٹر بلند ہے۔ ملک کے وسطی اور شمالی حصے خاص طور پر میدانی علاقوں سے بھرے پڑے ہیں۔

مختصر تاریخ

1471ء میں پرتگالی کشتی ران یہاں سونے کی تلاش میں پہنچے انہوں نے 1482ء میں یہاں پہلا قلعہ تعمیر کیا اور اس کے علاوہ انہوں نے اور بھی قلعے تعمیر کئے جو کہ تجارتی گودیوں کے طور پر استعمال ہونے لگے۔ 160 سال کے بعد پرتگالی اس علاقے سے دستبردار ہو گئے۔ اس کے بعد کی تاریخ 1872ء تک ولندیزیوں اور برطانوی باشندوں کے درمیان کشمکش سے بھری ہوئی ہے۔ غلاموں کی بڑھتی ہوئی تجارت نے یورپ کے دیگر ممالک کو بھی متاثر کیا جن میں سویڈن ڈنمارک اور جرمنی شامل ہیں انہوں نے بھی غلاموں کی تجارت سے متاثر ہو کر یہاں اپنے قلعے تعمیر کئے۔ یہ قلعے دراصل مقامی لوگوں کے خوف یا حفاظت کی غرض سے نہیں تھے بلکہ یورپ کے آپس کے ممالک سے ایک دوسرے سے خطرات کے پیش نظر تعمیر کئے گئے۔

غلاموں کی تجارت پر پابندی کے بعد برطانوی لوگ اپنے قلعوں کی حفاظت کرتے رہے تاکہ اپنی نو آبادیات پر حکومت کی جائے۔ 1874ء میں یہاں انگریزوں کی حکومت قائم ہوئی۔ اور گولڈ کوسٹ برطانوی نو آبادی (کالونی) بن گیا۔ اور غانا کے قبائل کو اشانٹی غلبہ سے آزاد کر دیا گیا۔ کیونکہ اشانٹی قبائل کو انگریزوں نے شکست دے دی۔ شمالی علاقے جہاں پر مقامی باشندوں کا کنٹرول تھا۔ 1897ء میں وہ علاقہ بھی انگریزوں کے قبضہ میں آگیا۔

انگریزوں نے یہاں کی معدنیات سے خوب فائدہ اٹھایا اور سونے اور ناریل کی تجارت سے بہت منافع کمایا لیکن اس منافع سے مقامی لوگوں کو حصہ نہ ملا اور انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچ سکا۔ بیسویں صدی جس میں پوری دنیا میں سیاسی اور سماجی حالات تبدیل ہونے شروع ہو گئے جنگ عظیم اول اور پھر جنگ عظیم دوم نے عالمی منظر کو یکسر بدل ڈالا اس کے اثرات افریقن ممالک پر بھی پڑے۔ بدلتے ہوئے حالات میں گولڈ کوسٹ میں بھی سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئیں اور یہاں بھی تحریک آزادی نے جنم لیا۔ چنانچہ 6۔ مارچ 1957ء کو حکومت نے آزادی کا اعلان کر دیا اور یہ ملک برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کے بعد دولت مشترکہ کا مستقل رکن بن گیا اور اس کا نام گولڈ کوسٹ سے غانا رکھ دیا گیا۔ 1960ء میں اس کو جمہوریہ کا درجہ دے دیا گیا۔

اسلام کی آمد

غانا کے علاقے میں اسلام کی اشاعت چودہویں صدی عیسوی کے آخر اور پندرہویں صدی کے آغاز میں ہوئی۔ مسلمان تاجروں کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام مالی سے نکلتا ہوا ان علاقوں تک پہنچا۔ شمال مشرق کی طرف سے بھی مسلمان اس علاقے پر اثر انداز ہوئے اور اسلام کا پیغام یہاں پہنچا۔ اٹھارہویں صدی میں غانا کی تین بڑی شمالی ریاستیں گونجہ، دگمبہ اور ممپروسی کے حکمران مسلمان تھے۔ انیسویں صدی میں عثمان فودیو کی اصلاحی تحریک نے بھی یہاں کے لوگوں کو متاثر کیا۔ مذہبی لحاظ سے یہاں تصوف کے قادری اور تیجانی سلسلے اچھی طرح قدم جمائے ہوئے ہیں۔ قادری سلسلہ کی نسبت تیجانیہ سلسلہ عوام میں زیادہ مقبول ہے۔

موسم

غانا کا عمومی موسم گرم (Tropical) ہے۔ جنوب مغربی علاقے میں سب سے زیادہ بارشیں ہوتی ہیں اور یہاں سالانہ 2 ہزار ملی میٹر تک بارش ہوتی ہے۔ بارش کی وجہ سے ان علاقوں میں دریا بھی بہتے ہیں۔ شمالی علاقے میں ہزار ملی میٹر تک بارش ہوتی ہے باقی علاقے عموماً خشک رہتے ہیں جہاں بارش کم ہوتی ہے۔ جنوبی علاقہ میں بارشیں زیادہ تر مئی، جون اور اکتوبر میں ہوتی ہیں اور نومبر تا مارچ موسم خشک رہتا ہے۔ شمال میں مئی تا اکتوبر بارش ہوتی ہے۔ غانا میں درجہ حرارت 22 سے 31 سینٹی گریڈ تک رہتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ 37 سینٹی گریڈ ہو جاتا ہے۔

آبادی اور اعداد و شمار

غانا میں آباد نفوس کی تعداد ایک تازہ تخمینے کے مطابق 18100703 (یعنی ایک کروڑ اکاسی لاکھ) ہے۔ غانا میں 197 افراد فی مربع میل میں آباد ہیں۔ اور 36% آبادی شہروں میں رہتی ہے جبکہ باقی دیہاتی آبادی ہے۔ اشانٹی اور فینٹی پرانے قبائل ہیں جو پہلے پہل یہاں آباد ہوئے تھے۔ اور یہ لوگ ملک کے جنوبی حصہ میں زیادہ تر آباد ہیں۔ غانا میں 70 سے زیادہ قبائل آباد ہیں اور زیادہ تر آبادی زراعت کے پیشہ سے وابستہ ہے۔

ملک کی سرکاری زبان انگریزی ہے اس کے علاوہ اور کئی علاقائی اور قبائلی زبانیں رائج ہیں۔ مذاہب میں غیر معروف اور قبائلی عقائد کے لوگ 38% مسلمان 30% اور عیسائی 24% ہیں۔ ملک میں خواندگی کا تناسب 64% ہے۔ اور 6 سے 16 سال تک کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔

حکومت

غانا ایک جمہوریہ ہے اور سربراہ مملکت ملک کا صدر ہوتا ہے۔ غانا میں 10 علاقائی ڈویژن ہیں۔ دارالحکومت اکرا ہے۔ غانا میں آزادی کے بعد حصول اقتدار کے لئے کئی فوجی اور عوامی انقلاب آئے۔ 1957ء میں ملک کو آزادی دلانے والے حکمران Kwame Nkrumah کو 1966ء میں اقتدار سے الگ کر دیا گیا اور اس کے بعد فوجی اور عوامی ادوار آئے۔ اور پھر فلائیٹ لیفٹیننٹ جیری راولنگز Rawlings کے دور کا آغاز ہوا جس نے اقتدار سنبھالتے ہی ملک کا آئین معطل کر دیا اور سیاسی پارٹیوں پر پابندی لگا دی۔ 1992ء کے صدارتی انتخابات میں Rawlings نے کامیابی حاصل کی اور نیا آئین پاس کیا اور کثیر الجماعتی سیاست کی اجازت دے دی گئی۔ دسمبر 1996ء میں ہونے والے صدارتی انتخاب میں بھی Rawlings نے کامیابی حاصل کی۔

جنوری 1997ء میں غانا سے تعلق رکھنے والے جناب کوفی عنان اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ جو آج کل کام کر رہے ہیں۔

معیشت اور پیداوار

غانا میں معیشت کا زیادہ تر انحصار ملکی زرعی و معدنی پیداوار پر ہے۔ محنت پیشہ طبقہ میں 55% زراعت اور 19% صنعت سے وابستہ ہیں۔ ملک کا سکہ سیڈی Cedi ہے۔

ملک کی اہم پیداوار میں ناریل، کافی، چاول، کساوا، مونگ پھلی اور مکئی ہیں۔ اس کے علاوہ لکڑی اور ربڑ کی پیداوار بھی شامل ہیں۔ انڈسٹری میں ایلومینیم کا ساز و سامان نمایاں ہے۔ ملک کی معدنیات میں سونا، مینگانیز، ڈائمنڈ اور باکسائیٹ شامل ہیں۔ لائیو سٹاک میں بھیڑ بکری اور دیگر مویشی جبکہ مچھلی کی پیداوار بھی نمایاں ہے۔

ملک کے ذرائع مواصلات میں سڑکیں اور ریلوے دونوں موجود ہیں۔

غانا میں احمدیت

غانا میں احمدیت کے تذکرہ کے بغیر یہ مضمون مکمل نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا کے فضل سے ایک مستحکم جماعت قائم ہے جس نے یہاں کے لاکھوں لوگوں کو علمی اور روحانی نور سے منور کیا۔ اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ جماعت کے متعدد مشن ہاؤسز، سکول، اور ہسپتال غانا میں قائم ہیں جو اہل غانا کی خدمت کر رہے ہیں۔

1921ء وہ سال ہے جس میں احمدیت کا پیغام غانا میں پہنچا اور یہاں جماعت قائم ہوئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افریقہ میں پہلا مشن قائم کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کا انتخاب فرمایا جو ان دنوں لنڈن میں فرائض دینیہ ادا کر رہے تھے۔ آپ لنڈن سے 9۔ فروری 1921ء کو روانہ ہوئے اور پہلے سیرالیون پہنچے۔ 28۔ فروری 1921ء کو آپ گولڈ کوسٹ (غانا) کی بندرگاہ سالٹ پانڈ پر اترے اور مسٹر عبدالرحمن پیڈرو کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔ فینٹی قوم کے ایک سربراہ مہدی سے ملاقات ہوئی۔ 11۔ مارچ کو اکرافل میں جلسہ ہوا اس میں پانچ سو کے قریب افراد تھے۔ چیف مہدی نے بھی تقریر کی۔ مولانا نیر صاحب نے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ 18۔ مارچ کو دوسرا جلسہ ہوا۔ نیر صاحب نے دو گھنٹے تقریر فرمائی اور فینٹی قوم اور ان کے چیف کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ قوم کے اکابرین نے اپنی قوم کے ساتھ جماعت میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا اور یوں ایک ہی دن میں ہزاروں لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

مولانا عبدالرحیم نیر صاحب گولڈ کوسٹ سے نائیجیریا تشریف لے گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مولوی حکیم فضل الرحمن صاحب کو جنوری 1922ء میں گولڈ کوسٹ مشن سنبھالنے کے لئے بھجوایا۔ آپ 22۔ مئی 1922ء کو سالٹ پانڈ پہنچے۔ حکیم صاحب کی موجودگی میں جماعت نے بہت ترقی کی۔ آپ کی موجودگی میں ہی 1928ء میں مولانا نذیر احمد علی صاحب کو غانا بھجوایا گیا۔ آپ کے دور میں بھی جماعت نے بہت ترقی کی نئے سکول اور متعدد جماعتیں قائم ہوئیں۔ 1936ء میں مولانا نذیر احمد مبشر صاحب بھی گولڈ کوسٹ پہنچ گئے اور مولانا نذیر احمد علی صاحب سیرالیون روانہ ہو گئے۔ مولانا نذیر احمد مبشر صاحب 1936ء سے 1961ء تک غانا میں خدمات بجالاتے رہے اور پھر اور مربیان کی کثرت سے غانا آمد و رفت شروع ہو گئی اور مقامی مربیان اور معلمین بھی آج کل کام کر رہے ہیں۔ آج کل غانا کے امیر و مشنری انچارج

باقی صفحہ 7 پر

سید ظہور احمد شاہ صاحب

گندم کی پیداوار دگنی کی جاسکتی ہے

پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود عرصہ سے گندم کے بحران میں مبتلا ہے اور ہر سال آبادی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ گندم کی درآمد بھی بڑھتی جارہی ہے۔ جس پر قیمتی زرمبادلہ کثیر مقدار میں خرچ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس مسئلے کو آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ کاشت کار جدید کاشت کاری کے طریقوں پر عمل کریں اور فی ایکڑ پیداوار کو بڑھانے کے لئے ان سفارشات پر عمل کریں جو زرعی ماہرین نے تجربات کی روشنی میں پیش کی ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں گندم کے زیر کاشت رقبہ کے صرف 20 فیصد حصہ پر ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کو بروئے کار لایا جاتا ہے جبکہ بقیہ پر اس طرف توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر اس بقیہ رقبے پر بھی ترقی یافتہ طریقے سے گندم کاشت کی جائے تو فی ایکڑ پیداوار موجودہ پیداوار سے دگنی ہوسکتی ہے اور ملک گندم میں جلد از جلد نہ صرف خودکفیل ہوسکتا ہے بلکہ فالتو گندم برآمد کے لئے بھی بچ سکتی ہے۔ اس سے نہ صرف ملک و قوم کو فائدہ ہوگا بلکہ کاشت کار بھی اپنی آمدنی بڑھا سکے گا۔ اس وقت بھی پاکستان میں ایسے کاشت کار موجود ہیں جو گندم کی پیداوار 50۔60 من فی ایکڑ حاصل کررہے ہیں تو بقیہ کاشت کاران کے نقش قدم پر چل کر کیوں اتنی ہی پیداوار فی ایکڑ حاصل نہیں کرسکتے۔ اور ان میں اکثر عوامل ایسے ہیں جن پر کوئی فالتو خرچہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

موزوں وقت

گندم کی کاشت کا موزوں ترین وقت آب پاش علاقوں میں نومبر کا پہلا پندرواڑہ ہے۔ ان علاقوں میں 15 نومبر کے بعد کاشت شدہ گندم پر فی ایکڑ پیداوار کے لحاظ سے منفی اثر پڑتا ہے زرعی ماہرین کا کہنا ہے کہ گندم کی لیٹ کاشت کی صورت میں ہر روز 12 سے 15 کلوگرام فی ایکڑ پیداوار میں کمی ہوتی جاتی ہے۔

صحت مند بیج

اسی طرح صحت مند اور سفارش کردہ بیج پیداوار بڑھانے میں سب سے بڑا عنصر ہے۔ صحت مند اور سفارش کردہ بیج پیداوار بڑھانے کے لئے ازحد ضروری ہے۔ صحت مند اور ترقی دادہ اقسام کے بیج کاشت کرنے سے پیداوار میں دس سے پندرہ فی صد اضافہ ہوجاتا ہے۔ ایسا بیج حکومت کے منظور شدہ ڈپو یا سیڈ کارپوریشن سے حاصل کیا جانا چاہئے۔ اس کے لئے اگر آپ ذرا جلدی تردد کرلیں تو آپ کو آسانی سے ایسا بیج مل سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اکثر کاشت کار سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جب بجائی کا وقت قریب آتا ہے تو بیج کے لئے بھاگ دوڑ شروع کرتے ہیں جو کہ اس وقت ملنا مشکل ہوتا ہے۔

دوائی

گندم کے بیج کو دوائی اگر پہلے سے نہ لگی ہوئی ہو تو خود اس کا بندوبست کیا جائے۔ یہ کوئی ایسا مشکل عمل بھی نہیں ہے۔ بیج کو زہریلی دوائیں کاشت سے دس پندرہ روز قبل لگانی چاہئے۔ دوائی لگانے سے فصل کانگیاری 'اکھیڑا اور کئی دیگر بیماریوں سے بچ جاتی ہے۔ اور زمینی کیڑے مکوڑوں سے بھی بچت رہتی ہے۔

مختصر یہ کہ بیج خالص 'صاف ستھرا' تندرست جڑی بوٹیوں کے بیجوں کی ملاوٹ سے پاک اور بیماریوں سے مبرا ہو جس کے لئے کاشت سے پہلے دوائی لگائی جائے۔ والٹاویکس۔ بنلیٹ' ٹاپس ایم۔ بینورام وغیرہ دوائیاں اس مقصد کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ مقدار بیج 60 کلوگرام رکھیں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

گندم کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں کا انسداد بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ زمین کی تیاری کے دوران داب کے طریقہ پر عمل کیا جائے تو جڑی بوٹیوں کی اکثریت گندم کی کاشت سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ ایک سروے رپورٹ کے مطابق گندم کی پیداوار میں کمی کی بڑی وجہ یہی جڑی بوٹیاں ہوتی ہیں۔ اور اگر ان کے خاتمے کی طرف توجہ نہ کی جائے تو پیداوار میں 50 فیصد تک کمی واقع ہو جاتی ہے ان کے خاتمے کے لئے اگرچہ زہریلی دوائیاں بھی موجود ہیں لیکن اگر داب اور بارہیرو کا بروقت استعمال کیا جائے تو بیشتر جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں اور کیمیائی دواؤں کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی۔

بہرحال اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں کا تلف کرنا ازحد ضروری ہے لیکن یہ عمل گندم کی کاشت کے چار سے پانچ ہفتے کے اندر اندر مکمل ہو جانا چاہئے۔ تجربات سے یہ بھی پتہ لگا ہے کہ اگر آدھا بیج بذریعہ ڈرل کھیت کی لمبائی کے رخ اور آدھا کھیت کی چوڑائی کے رخ کاشت کیا جائے تو پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اس طرح جڑی بوٹیوں کو اپنے لئے جگہ بنانا مشکل ہو جاتا ہے۔

دھان میں گندم کی کاشت تو اکثر کی جاتی رہی ہے لیکن اب کاشت کار کپاس میں بھی گندم کی کاشت کر رہے ہیں۔ لیکن نومبر کے مہینے میں کپاس میں پہلے سے موجود جڑی بوٹیاں اور کپاس میں گندم کی لیٹ بجائی کی وجہ سے پوری پیداوار حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کپاس کھیلوں پر کاشت کی گئی ہو تو اس میں جڑی بوٹیاں کم ہوتی ہیں اس لئے بہتر پیداوار مل سکتی ہے۔ بہرحال کپاس میں گندم کی کاشت کرنے کے لئے بروقت کاشت اور جڑی بوٹیوں کی پہلے سے صفائی ازحد ضروری امور ہیں۔

اوپر بیان کئے گئے عوامل اگرچہ بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں لیکن اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے بقیہ عوامل پر بھی پوری توجہ دینی چاہئے۔

پانی اور کھاد

پانی کا موزوں استعمال کیا جائے۔ نہ کم نہ زیادہ اور جو بھی آب پاشی کی جائے وہ بروقت ہو اور ضرورت کے مطابق۔

صحیح کھادیں صحیح وقت اور صحیح طریقے سے استعمال کریں۔ کھادوں کے ساتھ جپسم کے استعمال کو بھی اپنائیں کیونکہ ہماری اکثر زمینیں کلراٹھی ہیں اور اکثر ٹیوب ویلوں کے پانی نے اس کلر میں کچھ اضافہ ہی کیا ہے۔ کھادوں میں فاسفورس اور نائٹروجن کا تناسب (1:1) رکھیں یعنی دونوں کھادیں برابر برابر مقدار میں استعمال کریں۔ لیکن اگر کوئی مجبوری لاحق ہو تو یہ تناسب (2:1) یعنی نائٹروجن کے مقابلہ میں آدھی فاسفورس کی کھاد ضرور استعمال کریں۔

30 نومبر کے بعد گندم ہرگز کاشت نہ کریں۔ بلکہ اس زمین کو بہاری فصلوں کے لئے محفوظ رکھیں۔ مثلاً بہاری مکئی یا سورج مکھی۔ بہاری فصلیں آپ کو گندم سے بہتر نتائج دیں گی۔

ہماری زمینوں میں اب کثرت کاشت کی وجہ سے پوٹاش کی کمی بھی ہو رہی ہے۔ اس لئے جہاں ضروری ہو پوٹاش کا استعمال بھی کیا جانا چاہئے۔

شرح بیج

شرح بیج 60 کلوگرام فی ایکڑ رکھی جائے زیادہ شرح بیج سے جڑی بوٹیاں کم ہوں گی۔ اس کے علاوہ فی ایکڑ زیادہ بیج ڈالنے سے زیادہ سٹے براہ راست بیج سے حاصل ہوتے ہیں جبکہ کم بیج ڈالنے کی صورت میں زیادہ بغلی شگوفے بالواسطہ نکلتے ہیں جو کہ براہ راست بیج سے حاصل ہونے والے شگوفوں سے کمزور ہوتے ہیں اور ان کے دانے کم پیداوار کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لئے زیادہ بیج استعمال کرنے سے شرح پیداوار فی ایکڑ زیادہ حاصل کی جاسکتی ہے۔

پس اگر ان سب عوامل پر توجہ سے عمل کیا جائے تو ان پر کسی قسم کا اضافی خرچ نہیں ہوتا بلکہ صرف توجہ اور تردد کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن فائدہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور آپ اس وقت جو پیداوار فی ایکڑ حاصل کر رہے ہیں اس سے دگنی پیداوار فی ایکڑ حاصل کرنا کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے ترقی یافتہ بیج دنیا کے کسی بھی ملک میں استعمال کئے جانے والے بیجوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اور اگر ہمارے ملک کے بعض ترقی یافتہ کاشت کار گندم کی پیداوار 60 من فی ایکڑ حاصل کر رہے ہیں تو آپ کیوں نہیں کرسکتے شرط صرف یہ ہے کہ محکمانہ سفارشات پر عمل کیا جائے۔ جدید ٹیکنالوجی کو اپنایا جائے اور اس کے لئے پوری توجہ اور کوشش کی جائے۔ اس سے کاشت کار کا اپنا بھی فائدہ ہوگا اور ملک اور قوم کا بھی۔

انٹرنیٹ کے سماجی زندگی پر اثرات

انٹرنیٹ جس قدر دنیا میں مقبول ہو رہا ہے اس کی مثال دنیا میں شائد پہلے نہ مل سکے۔ اور جوں جوں یہ سسٹم عام آدمی کی پہنچ میں آتا جاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شائد ٹیلی ویژن کا استعمال ہی متروک ہو جائے اور ہر گھر میں ہر فرد اپنا اپنا انٹرنیٹ لئے اس میں مگن ہوگا اور اس کے علاوہ وہ اور کوئی کام ہی نہیں کرسکے گا بلکہ دوسرے کمروں میں بیٹھے ہوئے ماں باپ بہن بھائیوں سے گفت و شنید یا میٹنگ اس کے لئے ناخوش گوار بات ہوگی۔

انٹرنیٹ کے استعمال کرنے والوں کی سماجی اور نفسیاتی ترجیحات رجحانات اور تبدیلیوں پر ایک دو سالہ تحقیق کے بعد یہ نتائج اخذ کئے گئے ہیں کہ جوں جوں انٹرنیٹ کے استعمال کرنے والوں کی مشغولیت اس میں بڑھتی جاتی ہے اسی نسبت سے وہ افسردگی اور غم زدگی (Depression) کی حالت کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو زیادہ اکیلا اور تنہا محسوس کرنے لگتے ہیں۔

یہ سٹڈی یا تحقیق کسی عام آدمی کی نہیں بلکہ اسے امریکہ کی پٹس برگ میں واقع مشہور و معروف کارنیگی میلن یونیورسٹی کے زیر اہتمام کروایا گیا۔ اس پر 15 لاکھ ڈالر خرچ کئے گئے۔ اور بعض ہائی ٹیک کمپنیوں نے بھی اس کی مالی امداد میں حصہ لیا۔ کیونکہ ان کمپنیوں کا خیال تھا کہ اس تحقیق کے نتائج ان نتائج سے بالکل مختلف اور ان کے حق میں ہوں گے جو کہ بعد میں ظاہر ہوئے۔ اور اس تحقیق میں بہت سارے سماجی سائنس دانوں نے بھی اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

جن لوگوں پر تجربات کئے گئے وہ ہر رنگ میں نارمل بڑی عمر کے لوگ تھے۔ ان کے خاندان تھے جن سے ان کے اچھے تعلقات تھے۔ لیکن جوں جوں وہ اپنا وقت اس میڈیم کے لئے زیادہ بڑھاتے گئے ان کی زندگیاں زیادہ ابتر (Miserable) ہوتی گئیں۔ اور سائنس دانوں نے نتیجہ نکالا کہ اس نئے میڈیم کے اثرات بھی ٹیلی ویژن سے کم برے نہیں نکلیں گے۔

عجیب بات یہ ہے کہ اگرچہ انٹرنیٹ اور ای۔ میل وغیرہ استعمال کرنے والے اپنے نئے دوستوں اور ان پر ملنے والے دیگر لوگوں سے بات چیت اور گفتگو میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں لیکن اپنے پرانے جاننے اور محبت کرنے والوں یعنی ماں باپ بہن بھائیوں اور دوستوں سے کٹ کر رہ جاتے ہیں۔ اور کوئی انٹرنیٹ کا استعمال کرنے والا جتنا زیادہ وقت اس پر لگائے گا اسی نسبت سے وہ پرانے رشتوں سے کٹتا چلا جائے گا۔

سائنس دانوں نے یہ تحقیق 169 لوگوں پر مکمل کی اور یہ پتہ لگایا کہ ہر گھنٹہ جو انٹرنیٹ پر لگایا جاتا ہے اس کے مقابلے میں اس کے افسردگی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نمایاں اعزاز

○ گورنمنٹ کالج برائے خواتین شیخوپورہ میں بین الکلیاتی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ جس میں گورنمنٹ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ کی طالبات نے بھرپور نمائندگی کرتے ہوئے 'مختلف مقابلہ جات میں شرکت کی۔ اور انگلش مباحثے میں' عزیزہ شوکت سلطانہ نے اول پوزیشن اور عزیزہ مہوش ہادی نے دوئم پوزیشن حاصل کی۔ اور اس طرح سے کالج ہذا نے انگلش مباحثہ میں ٹرافی حاصل کی۔ پنجابی مباحثہ میں عزیزہ شوکت سلطانہ نے دوئم پوزیشن حاصل کی۔ علاوہ ازیں عزیزہ امتہ السبیح نے اردو مباحثہ میں سوئم انعام حاصل کیا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز کالج کے لئے بابرکت کرے۔ اور مزید کامیابیوں کی توفیق دے۔

(پرنسپل)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ والدہ محترمہ جاوید احمد صاحب معلم وقف جدید گلے کے کینسر میں مبتلا ہیں اور بیماری شدید ہو چکی ہے۔

○ مکرم قیصر رفیق صاحب ابن ٹھیکیدار رفیق احمد صاحب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا مورخہ 2۔ مارچ 1999ء کو میو ہسپتال لاہور میں دل کا آپریشن ہو رہا ہے۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب ٹیلر ماسٹر کنری پارک ٹانگ ٹوٹ جانے کی وجہ سے علیل ہیں۔

○ مکرم قیصر محمود صاحب گوندل سیکرٹری تحریک جدید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ شدید بیمار ہیں اور فاروق ہسپتال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں داخل ہیں۔

○ محترمہ شکیلہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے ان سب کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب بابت ترکہ مکرم ملک عبدالغنی صاحب)

مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب وغیرہ ورثاء مکرم ملک عبدالغنی صاحب ابن مکرم قاضی ملک عبدالرحمن صاحب ساکنان نمبر 16/7-15 دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل جائیداد ہے:۔

(i) قطعات نمبر 16/7-15 دارالرحمت غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ فی قطعہ

(ii) قطعات نمبر 3-2 دارالعلوم جنوبی ربوہ برقبہ 10۔ مرلہ 7 مربع فٹ فی قطعہ

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ رحم نور صاحبہ (بیوہ)

(2) محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ (بیٹی)

(3) مکرم عبدالحفیظ ملک صاحب (بیٹا)

مذکورہ بالا جائیداد مکرم عبدالحفیظ ملک صاحب کے نام منتقل کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیکرٹریان وصایا

سیکرٹری وصایا مجلس موصیان کا صدر ہوگا اور حسب قاعدہ نمبر 18 قواعد الوصیت اپنی ذمہ داری اور فرائض ادا کرے گا۔ یہ فرائض رسالہ قواعد الوصیت میں چھپے ہوئے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ حیات بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم احمد دین صاحب مرحوم آف وہاڑی حال نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ مورخہ 25۔ فروری 1999ء بروز جمعرات سہ پہر ساڑھے چار بجے وفات پا گئیں ان کی عمر 65 سال تھی۔ موصوفہ کا جنازہ اگلے روز بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں مکرم مولوی بشیر احمد قمر صاحب نے پڑھایا۔ جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی۔

موصوفہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب سابق کارکن الفضل کی بڑی بھاوجہ تھیں۔

موصوفہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ چوہدری محمد سلیم صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ شاہ بانو زوجہ محترم بیرولی بھٹی صاحب مورخہ 99-2-24 بروز بدھ بوقت چار بجے شام حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر 65 سال وفات پا گئیں۔

اگلے روز مورخہ 99-2-25 کو مقامی بیت الذکر میں محترم کریم الدین صاحب شمس مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 5

مولانا عبدالوہاب بن آدم ہیں جو کہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ جماعت احمدیہ غانا دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کتابیات

1۔ تاریخ احمدیت جلد پنجم

2۔ دائرہ معارف اسلامیہ اردو جلد 2/14

3- The world Almanac and Book of Fact 1998

4- Everyman's Encyclopaedia Vol. 5

5- King Fisher Encyclopaedia of Lands and Peoples

بقیہ صفحہ 6

کے سکیل (Depression Scale) پر ایک فی صد کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنے سماجی تعلقات میں 7ء2 ممبرز کی کمی کر لیتا ہے۔ اور اس کی تنہائی سکیل (Lonely Scale) پر 4ء0 فی صد کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: کیم- مارچ- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 13 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 سنٹی گریڈ
2- مارچ غروب آفتاب- 6-10
3- مارچ طلوع فجر- 5-09
3- مارچ طلوع آفتاب 6-31

عالمی خبریں

ڈیڈلائن تسلیم کرنے سے انکار

لاکربی کے مقام پر امریکی فضائی کمپنی کے طیارے کی تباہی کیس میں لیبیا نے امریکہ اور برطانیہ کی ڈیڈ لائن مسترد کر دی ہے۔ لیبیا کا کہنا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کا فیصلہ انصاف پر مبنی نہیں۔ برطانیہ نے کہا تھا کہ اس طیارے کی تباہی کے ذمہ دار دو لیبیائی باشندوں کو ایک ماہ کے اندر ان کے حوالے نہ کیا تو وہ کارروائی کریں گے۔ لیبیا کا مطالبہ ہے کہ افراد کو حوالے کرنے سے پیشتر لیبیا کے خلاف پابندیاں ختم کر دی جائیں۔

جنرل ابوسانجو کی جیت

نائیجیریا کے صدارتی انتخاب میں ریٹائر جنرل ابوسانجو جیت گئے ہیں۔ وہ پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل کرنے والی جماعت پیپلز ڈیمو کریٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ نائیجیریا میں پندرہ سال کی فوجی آمریت کے بعد جمہوریت بحال کرنے کا عمل جاری ہے۔

پہلے پابندیاں ختم کرو

عراق نے کہا ہے کہ پابندیوں کے خاتمے تک اقوام متحدہ سے تعاون نہیں کریں گے۔ امریکہ اور برطانیہ ہماری شہری آبادیوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ عالمی برادری اس جارحیت کی مذمت کرے۔

مشرقی تیمور کی آزادی کا فیصلہ

انڈونیشیا نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مشرقی تیمور کو اگلے سال آزادی دے دے گا۔ اس کے پیش نظر پرتگال اور آسٹریلیا کے وزرائے خارجہ نے پرتگال کے دارالحکومت لزبن میں ملاقات کی۔ آزادی سے قبل اگر مناسب انتظامات نہ کئے گئے تو خدشہ ہے کہ صورت حال خراب ہو سکتی ہے۔

افریقی امن کا منصوبہ تسلیم

اریٹریا نے ایتھوپیا کے ساتھ اپنا سرحدی تنازعہ ختم کرنے کے لئے افریقی اتحاد کی تنظیم کا امن منصوبہ تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو اس کی باضابطہ اطلاع دے دی ہے۔

تائیوان کے قریب ایٹمی میزائیل

امریکہ نے انکشاف کیا ہے کہ چین نے تائیوان کے قریب ایٹمی میزائیل نصب کر دیا ہے۔ امریکہ کا خدشہ ہے کہ چین نے ایک بار پھر تائیوان کو طاقت کے ذریعے اپنے اندر شامل کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

ترک فوج اور کرد باغیوں کی لڑائی

کرد لیڈر عبداللہ اوکلان کی گرفتاری کے بعد جنوب مشرقی ترکی میں کرد باغیوں نے اپنی کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ ترک فوج نے لڑائی میں 20 باغیوں کو ہلاک کر دیا۔ کرد ایک عرصے سے خود مختار وطن کا مطالبہ کر رہے ہیں اور اس مسلح جدوجہد میں 37 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تر کرد باغی اور عام شہری شامل ہیں۔

دورہ اثر قائم نہ رکھ سکا

نیویارک ٹائمز کا کہنا ہے کہ واجپائی کا دورۂ پاکستان زیادہ دیر اپنا اثر قائم نہ رکھ سکا۔ بھارت کے سیاسی حالات میں کھچڑی پک گئی۔

امریکی مفادات کے لئے خطرہ

کلنٹن نے پاکستان اور بھارت کو امریکی مفادات کے لئے خطرہ قرار دے دیا۔ دونوں ملکوں کے جوہری طاقت بننے سے ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے جس سے جنوبی ایشیا کی سلامتی کے ساتھ ساتھ امریکی مفادات بھی متاثر ہوں گے۔ صدر کلنٹن نے یہ باتیں سان فرانسسکو میں ایک خطاب میں کہیں۔

بھارتی سپیکر کی خواہش

بھارتی لوک سبھا (قومی اسمبلی) کے سپیکر بیلوجی نے پاکستان آنے کی خواہش کے اظہار کے لئے پارلیمنٹ سیکرٹیریٹ کو خط لکھ دیا ہے۔ دونوں ملکوں نے رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

بھارت سے احتجاج کا فیصلہ

پاکستانی حکام نے بھارت کے دفاعی بجٹ میں نمایاں اضافے پر بھارتی حکام سے گفتگو کر کے احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ واجپائی کے دورۂ لاہور کے دوران بھارتی خارجہ و دفاعی حکام نے اسلحہ کی دوڑ ختم کرنے اور اسلحہ کی تعداد میں کمی کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ اس صورت حال میں دفاعی بجٹ میں اضافے کا کوئی جواز نہیں۔

سپاہ صحابہ مذاکرات کرے گی

سپاہ صحابہ نے قیام امن کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب سے مذاکرات کی دعوت قبول کر لی ہے۔ سپاہ صحابہ پنجاب کے صدر نے بتایا کہ لشکر جھنگوی سے ہمارا تعلق نہیں مگر امن کے لئے امیر لشکر کے پاؤں بھی پکڑنے پڑیں تو ایسا کر لیں گے۔

کشمیر کی سرحدیں کھولی جائیں

قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آزاد و مقبوضہ کشمیر کی سرحدیں کھولی جائیں۔ انہوں نے بس سروس کا خیر مقدم کیا اور اسے ایک وسیع البنیاد منصوبے میں تبدیل کرنے کی تجویز پیش کی۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا واجپائی سے مذاکرات کے لئے نواز شریف پر امریکہ کا دباؤ تھا تو انہوں نے کہا کہ اس دورے پر قومی اسمبلی یا پارلیمنٹ میں بحث نہیں ہوئی اس لئے کچھ نہیں کہہ سکتی۔ انہوں نے یہ باتیں بھارتی جریدے آؤٹ لک کو انٹرویو میں کہیں۔

عوامی اتحاد کی صدارت

نوابزادہ نصراللہ خان کو ایک سال کے لئے پاکستان عوامی اتحاد کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ اتحاد کے سربراہی اجلاس میں طاہر القادری نے نوابزادہ کا نام صدارت کے لئے پیش کیا۔ بے نظیر بھٹو سمیت 16۔ رہنماؤں نے تائید کی۔ اتحاد کے اجلاس میں منظور وٹو اور علامہ زبیر ظہیر کی گرفتاری کی مذمت کی گئی اور یکطرفہ احتساب ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

پیچھے نہیں ہٹیں گے

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہماری تحریک شروع ہو چکی ہے۔ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اب انتقام لینے کا وقت آگیا ہے۔ ابھی تو ہم نے اپنی ایک فیصد طاقت بھی استعمال نہیں کی۔

لاہور بار کا انتخاب

لاہور بار ایسوسی ایشن کے انتخابات میں اپوزیشن کے حمایت یافتہ ڈاکٹر خالد رانجھا صدر منتخب ہو گئے مسلم لیگ کی حمایت یافتہ جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال بڑے مارجن سے ہار گئیں۔ دیگر عہدوں پر بھی اپوزیشن کے حامی کامیاب ہوئے۔

پیپلز پارٹی کا اعلان

پیپلز پارٹی نے حکومت کے خلاف مظاہرے کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ تمام ضلعی تنظیمیں اپنے اپنے شہروں میں حکومت کی عوام دشمن پالیسیوں کے خلاف مظاہرے کریں گی۔

پانی کے بحران کا خطرہ

پانی و بجلی کے وفاقی وزیر گوہر ایوب خان نے خبردار کیا ہے کہ اگر نئے آبی ذخائر تعمیر نہ کئے تو 2005 تک پانی کا بحران پیدا ہو جائے گا۔ تربیلا میں پانی ذخیرہ کرنے کی مقدار میں 32% کمی ہو گئی ہے۔ منگلا اور دوسرے ڈیموں میں بھی یہی صورت حال ہے۔

صدر نے درخواست مسترد کر دی

نواز حکومت کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے صدر نے اپوزیشن کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اپوزیشن حکومت کے خلاف شکایات پارلیمنٹ میں اٹھائے۔ میرے پاس نہ تو حکومت برطرف کرنے کا اختیار ہے اور نہ ہی میں اس کے حق میں ہوں۔

طاہر القادری کی پریس کانفرنس

عوامی اتحاد کے سابق صدر طاہر القادری نے کہا ہے کہ انہوں نے عورت کی سربراہی کبھی تسلیم نہیں کی۔ اختلافات کے خاتمے تک اتحاد کی سرگرمیاں معطل رہیں گی اس دوران کوئی ریلی ہوئی تو وہ اتحاد کی نہیں متعلقہ پارٹی کی ہو گی۔

واپڈا کے کرپٹ اہلکار

فوج نے واپڈا کے کرپٹ اہلکاروں کے خلاف بھی کارروائی شروع کر دی ہے۔ 5۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ واپڈا کا سامان چوری کر کے فروخت کرنے، میٹروں کی سیلیں توڑ کر ریڈنگ تبدیل کرنے کے الزام میں دو لائن سپرنٹنڈنٹوں سمیت دیگر اہلکاروں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔

پولیس کی ڈکیتی کا اعتراف

ایس ایس پی جھنگ نے وزیر اعظم کی کھلی کچہری میں اعتراف کیا کہ جھنگ پولیس نے گڑھ مہاراجہ میں ناکہ لگا کر ڈکیتی کی۔ پولیس اہلکاروں نے چھ گھنٹے تک لوٹ مار کی بعد ازاں تیرہ افراد کو گرفتار کر لیا اور ان کو مزید لاکھوں روپے کی رشوت لے کے چھوڑا۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
9/3 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
● ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ کوٹھی 47ء رحمان کالونی ربوہ ☎ 212856 212755
● ہر ماہ 12-11-10 تاریخ 741 مکان کالی ٹینکی نزد ظہور القرآن اسکول سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ☎ 415845
● ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 40 فیصل ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎: 214236
● ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد 3 نزد پوسٹ آفس کراچی 44 ☎ 5889743
● ہر ماہ 27-26-25 تاریخ صفدری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎: 291024